تحریر = مولانا قاضی محمد اسلم سیف

فیروز پوری

اہل علم کی توجہ کے لئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیاد عقائد میں سے ہے ۔ ختم نبوت کا تحفظ صحابہ کرامؓ نے اپنی گردنوں کے تازہ خون سے کیا تھا ۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عظیم کارناموں میں سے ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب ' اسود عنسی ' طلیحہ اسدی اور سجاح نامی عورت کی جھوٹی ' جعلی ' بناوٹی اور خانہ ساز نبوتوں کو فنا کے گھاٹ اتارا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ میری امت میں عنقریب تیس دجال (فریبی) جھوٹے اشخاص اٹھیں گے اور دعوی کریں گے کہ وہ نبی ہیں ۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ (الحدیث)

تاریخ کے طالب علم یہ جانتے ہیں کہ امویوں ' عباسیوں اور فاطمیوں کے دور میں مختلف جھوٹے لوگوں نے جعلی جھوٹی نبوتوں کے ڈھونگ رچانے کی ناکام کوششیں کیں جسے امت مسلمہ نے قبول نہیں کیا ۔ اسی طرح فتنوں کی سرزمین ایران اور برصغیر پاک و ہند میں ہی مختلف تاریخی ادوار میں مختلف اشخاص نے یہی حرکات کیں ۔ لیکن کسی کی بھی بیل منڈے نہ چڑھ سکی ۔ جبکہ قرآن نے واضح دلائل کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت بیان فرمایا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نے بھی قرآن کے اس موقف کی تصدیق و تائید فرمائی ہے ۔ برصغیر پاک و ہند پر جب فرنگی استبداد مسلط ہو گیا ۔ تو انہیں قدم قدم پر مسلمانوں کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ۔ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی تحریک مجاہدین نے ڈیڑھ سو سال بے سروسامانی کے باوجود انگریز کی نیند حرام کیئے رکھی ۔ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے ان کی مجاہدانہ قوتوں کو مضمحل کرنے ان میں شدید انتشار اور خلفشار پیدا کرنے سیاسی ' فکری ' ذہنی ' وحدت کو نیست و نابود کرنے اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو پامال کرنے کے لئے ان کو ایک

دیسی نبی کی ضرورت درپیش ہوئی ۔ چنانچہ فرنگی کی سیاسی مصلحتوں نے سکے بند ملی غدار مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور کے صاحبزادہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سیاسی نبوت عطا کی ۔ جس نے انگریز کی حمایت میں چالیس الماریوں سے زائد کتابیں لکھیں ۔ انگریز کو ظل اللہ فی الارض لکھا ۔ اس کی حکومت کو العیاذ باللہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے بھی زیادہ پر امن کہا ۔ جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا ۔ علماء کو گالیاں دیں ۔ صحابہؓ کا مذاق اڑایا ۔ انبیاء پر کیچڑ اچھالا ۔ اولیاء پر پھبتیاں کسیں ۔ اپنے مخالفین کو کنجریوں اور کتیوں کی اولاد قرار دیا ۔ پہلے مہدویت کا روپ دھارا ۔ پھر مسیح موعود بن بیٹھا ۔ آخر میں نبوت کا سوانگ رچایا ۔ اور ملت اسلامیہ کی تباہی کے لئے انگریز کے گماشتہ مخبر اور ایمان فروش خود غرض انسان کا کردار ادا کیا ۔ اس کے بیٹے مرزا محمود اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ آنجہانی نے پاکستان کو نیست و نابود کرنے اور ایک قادیانی سٹیٹ کے قیام کے لئے انتہائی مجرمانہ کردار ادا کیا ۔ قرب مکان کی وجہ سے سب سے پہلے مرزا غلام احمد کی ہفوات اور دہلوی کا نوٹس حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ علیہ نے لیا ۔ اور زندگی بھر ان کا خوب تعاقب کیا ۔ دھلی میں یہ جب اپنے سسرال گیا تو شیخ الکل فی الکل میاں سید نذیر حسین محدث دھلوی اور ان کے تلامذہ نے ان کی وہ گت بنائی ۔ کہ راتوں رات بھاگنے پر مجبور ہو گیا ۔ اس کی موت کا عبرتناک انجام شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری سے دعائے مباہلہ کی وجہ سے ہوا ۔ اہلحدیث علماء نے قادیانیت کے بخیے ادھیڑنے ' اور اس فتنہ کی دھجیاں بکھیرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں ہونے دیا ۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی تصانیف میں اہلحدیث علماء کو مخاطب کیا ۔ انہیں گالیاں دیں ۔ ان کے خلاف پیشگوئیوں کے چھینٹے اڑائے ۔ ان کو اپنی زبان درازیوں اور دشنام طرازیوں کا نشانہ بنایا ۔ اہلحدیث علماء کے علاوہ چند شخصوں کو انہوں نے اپنی تصانیف میں سب و شتم کا نشانہ ضرور بنایا ۔ جن میں پیر مہر علی شاہ ' مولانا غلام علی قصوری اور لدھیانے کے بعض مولوی ہیں ' اہلحدیث علماء نے بطور ایک مشن کے قادیانیت کے استیصال میں بھرپور کوششیں کیں ۔ آخری

دور میں ان کے سیاسی تعاقب کے لئے مجلس احرار نے بٹالہ میں اپنا تبلیغی دفتر قائم کر کے ایک نئے کام کی طرح ڈالی ۔ لیکن کچھ سینہ زور ' جتھے بند ' غیر منصف مزاج لوگوں نے اس باب میں تمامتر مساعی اپنے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی ۔ اور کلمہ حق کہنے سے بہت حد تک گریز کیا ہے ۔ عرصہ سے خواہش تھی کہ اس باب میں اہلحدیث کی مساعی یکجا کی جائیں ۔ تاکہ اپنے اسلاف کے عظیم کارنامے نسل نو کے سامنے پیش ہو سکیں ۔ چنانچہ اس باب میں اہلحدیث کی سو سالہ تاریخ کا خاکہ قریبا تیار ہو چکا ہے ۔ میری دلی خواہش ہے کہ کسی بھی اہلحدیث عالم کی اس باب میں کوئی بھی خدمت غیر محفوظ نہیں رہنی چاہئے ۔ کتابوں کی حد تک جو مواد مل سکا وہ تو تقریبا اکٹھا کر چکا ہوں ۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں چونکہ راقم بھی بساط بھر حصے دار رہا ہے ۔ وہ حالات و ظروف میرے سامنے ہیں ۔ تاہم اس باب میں کسی بھی فرد کی خدمت کتاب میں درج ہونے سے نہیں رہنی چاہئے ۔ لہٰذا اہل علم سے پر زور درخواست ہے کہ اولین فرصت میں اس باب میں انہیں جو معلومات حاصل ہوں ۔ وہ مجھے بھیج دیں ۔ شکریہ کے ساتھ اور ان کے نام کے حوالے کے ساتھ کتاب میں درج کر دی جائے گی اور انہیں کتاب کی زبان میں ڈھال لیا جائے گا ۔ مرحوم اور موجود علماء میں سے کسی نے کوئی رسالہ کتاب یا مضمون لکھا ہو ۔ تو اس سے بھی مجھے مطلع کیا جائے اگر ہو سکے تو وہ کتاب ' رسالہ یا مضمون بھیج دیا جائے ۔ میں بحفاظت تمام پھر انہیں واپس کر دوں گا ۔ شاہ عبد الرحیم مرحوم منحو والے کی قادیانیوں سے ان کے مناظروں والے کی تفصیلات حاصل نہیں ہو سکیں ۔ ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ اس باب میں ہاتھ بٹائیں ۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے علماء سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اگر میری یہ گذارشات پڑھیں تو اس سلسلے میں تعاون فرمائیں ۔ میری کتاب بالکل آخری مراحل میں ہے اس کا نام ہو گا ۔

" فتنہ قادیانیت کے استیصال میں اہلحدیث کی مساعی "